دوڑ

(افسانہ)

آن فاطمہ

روشنی ڈھونڈ کر لانا کوئی مشکل تو نہ تھا

لیکن اس دوڑ میں ہر شخص کو جلتے دیکھا۔

اسلام آباد

زندگی کی ہر دوڑ میں جیت کو زبردستی اپنے نام لکھوانے والا آج اپنی آنے والی شکست پہ ساکت تھا۔کچھ دیر قبل جس چہرے پہ غرور کی رمق تھی اب وہاں بس ایک عجیب سی سفاکی در آئی تھی۔اوائل سردیوں کی راتوں میں بھی اسے شدید گھٹن کا احساس ہوا تھا۔آنکھوں کی سرخی بڑھی۔پیشانی پہ سلوٹوں کا جال بچھا۔بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔میز پہ رکھے ہاتھ کی مٹھی بنائے وہ اضطرابی کیفیت میں کبھی بند کرتا تو کبھی کھولتا۔دل کی بھی یہی حالت تھی۔بند مٹھی کے ساتھ دل بھی ایک لمحے کیلیے حرکت روکتا معاً اگلے ہی لمحے کھلتی مٹھی کے ساتھ اس کا چہرہ بھی کچھ سوچ کر چمک اٹھا۔آنکھوں میں سرخی کی جگہ ایک عجیب سی چمک نے لے لی۔اس نے گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک سفاک نگاہ اپنے سامنے کرسی پہ بیٹھے شخص پہ ڈالی جو پچھلے پندرہ منٹ سے سانس روکے اس کے اگلے حکم کا منتظر تھا۔

تم جانتے ہو مجھے ہارنا نہیں پسند۔"اس نے ہوا کے زور سے کھلتے کھڑکی کے پٹ کو دیکھتے ہوئے کہا" جہاں سے باہر کا منظر صاف دکھ رہا تھا۔ سورج ڈوب چکا تھا چاروں اطراف میں سیاہی تھی اور ویسی ہی سیاہی سامنے بیٹھے شخص کے دل میں بھی تھی۔

ہارنا کسی کو بھی پسند نہیں ہوتا مگر کبھی کبھی کچھ پانے کیلیے ہار تسلیم کرنی پڑتی ہے۔"اس نے پیشانی پہ " نمودار ہوتے پسینے کے قطروں کو پونچھتے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالتے ہٹالی۔

میرے لیے کچھ بھی پانا مشکل نہیں۔ جو چیز آسانی سے ہاتھ نہ آئے میں اسے حاصل کرنے کیلیے کچھ " بھی کر گزرتا ہوں۔ جانتے ہو نا۔"کرسی گھماتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ بھاری قدموں کی آواز کرسی پہ بیٹھے شخص کے دل پہ پڑرہی تھی۔ اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔ اسے نزدیک آتا دیکھ سانس خشک ہوا۔ آنکھوں میں خوف وہراس پھیلا۔ ہاتھ کپکپا گئے۔ ٹپ ٹپ کی آواز کے ساتھ ان دونوں کی توجہ کھڑکی کی جانب مبذول ہوئی جہاں سے بارش کا منظر واضح تھا۔ وہ وہاں سے ہٹتے

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھڑکی کی جانب گیا اور زور سے کھڑکی کے پٹ بند کر دیے۔ کرسی پہ بیٹھے آدمی کا دل بھی اس کھڑکی کی مانند بند ہو گیا۔ اس لمحے وہ کوئی سنگی مجسمہ محسوس ہو رہا تھا۔

کچھ بھی کرو مگر یہ جیت کا تمغہ بھی مجھے ہی حاصل ہونا چاہیے۔ اس دوڑ میں جتنا کچھ میں نے کھویا ہے" کیا تم چاہتے ہو اس میں تمہارا نام بھی شامل ہو جائے۔" آنکھوں میں سفاکیت اتری۔ عنابی لبوں پہ کاٹ دار مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ مقابل کا سر نفی میں ہلا۔ اس نے ایک خوفزدہ نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی۔ کمرے کی چار دیواری ہر قسم کے گولڈ میڈلز, شیلڈز اور ٹرافیز شوکیس کی گئی تھیں جو اس کی ہر میدان میں جیت کی گواہ تھی۔ وہ پرفیکٹ تھا اسے ہر چیز پرفیکٹ ہی چاہیے ہوتی تھی جسے شوکیس کر کے وہ لوگوں پہ اپنی برتری جتا سکے۔ اسے کسی بھی حال میں ہارنا پسند نہیں تھا۔ وہ شخص جانتا تھا۔

"سر میرا بیٹا باہر گاڑی میں میرا انتظار۔"

اس بار کی ٹرافی بھی میرے ہی شوکیس کی زینت بنی چاہیے ورنہ جو میں کروں گا وہ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔" اس نے کھڑکی کے پردے برابر کیے۔ اس آدمی کی آواز تو اس نے جیسے سنی ہی نہیں تھی۔ بارش کی آواز بلکل معدوم ہو چکی تھی بس کرسی پہ سن بیٹھے شخص کی بھاری سانسوں کی آواز

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔ پر دے برابر کرتا شخص جانتا تھا کہ مقابل اس سے خوفزدہ ہے تبھی دلفریبی سے مسکراتا۔

"مگر۔"

مجھے جیتنا ہے بس۔ ہار نامی لفظ تو میری ڈکشنری میں کہی نہیں ہے۔" اب کی بار اس شخص کی گردن اس کے ہاتھوں میں مقید تھی۔ چند ساعتیں گزر جانے کے بعد اس نے مقابل کی شہ رگ پہ دباؤ بڑھایا۔ وہ تکلیف سے پھڑ پھڑا کر رہ گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا اثبات میں ہلتا سر دیکھ اس نے جھٹکے سے مقابل کی گردن چھوڑی اور اپنی نگاہیں دیوار پہ جما دی۔ عین وسط میں رکھے میز اور کرسیوں کی بدولت وہ آفس معلوم ہوتا تھا ورنہ پورا کمرہ اس کی جیت کا گواہ تھا۔ وہ ٹرافیز اسکی ساری زندگی کی جمع پونجی تھی جو اسے بے حد عزیز تھی۔ اس نے شوکیس کے شیشے پہ اپنا ہاتھ پھیرا اور دلکشی سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اس کے ہنسنے پہ کمرے میں بے ہنگم سا شور بلند ہوا لیکن کرسی پہ بیٹھے شخص کے اندر سامنے چلتے پھرتے شخص کی سیاہی دیکھ گھپ سناٹا تھا۔

★★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خاموش ماحول میں ٹائر چڑچڑانے کی آواز گونجی۔ وہ لڑکی ٹھٹھکی۔ بھوری آنکھوں میں غصہ ایک بار پھر نئے سرے سے عود آیا۔ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتے اشتعال کے عالم میں باہر کی جانب بھاگی۔ گاڑی سے نکلتے شخص نے حیرت سے اس گلابی گڑیا کو اپنی جانب آتے دیکھا۔ گال غصے سے پھولے ہوئے تھے۔ بھورے رنگ کی پونی اس کے بھاگ کر آنے کی بدولت دائیں بائیں حرکت کر رہی تھی آنکھوں میں واضح ناراضگی کا پیغام تھا اور ایک یہ اسکی ناراضگی ہی تو تھی جس سے وہ خوف کھاتا تھا۔ سورج پورے جوبن پہ آگ برسا رہا تھا جس کی بدولت اس کی سفید رنگت میں سرخیاں گھلی ہوئی تھی۔ وہ اس کا رنگ خراب ہونے کے خوف سے اسے کھینچ کر شیڈ تلے لے آیا مگر اسکی ناراضگی میں ابھی بھی کمی واقع نہیں ہوئی تھی۔ وہ ہنوز بھوری آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

ایسے گھوروگی تو میں سچ میں ڈر جاؤں گا۔" وہ بغیر مقابل کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بھاگ کر اندر چلی گئی۔ یمان نے تیزی سے اس کا پیچھا کیا۔ عنفاء کی ناراضگی سے اسکی جان ہوا ہوئی تھی۔

عنفاء یار کیا مسئلہ ہے۔ یوں ناراضگی جتا کر کیا جتانا چاہ رہی ہو۔" صوفے پہ آلتی پالتی مارے بیٹھی عنفاء کے نزدیک جگہ سنبھالتے اس نے کہا۔ گرے اور ہرے امتزاج کا سوٹ پہنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے وہ اسے ہنوز نظر اندازی کی مار مار رہی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اچھا بس ایک بار ناراضگی کی وجہ تو بتاؤ۔" اس نے منت کی۔ آنکھوں میں ایک التجاء سی تھی اور یہی" ایک چیز عنفاء کو سب کچھ بھول جانے کو مجبور کر دیتی تھی۔ ابھی بھی یونہی ہوا۔ اس نے اپنے پیچھے رکھا کشن اٹھاتے گود میں رکھا اور رخ مکمل طور پہ اسکی جانب موڑا۔

جو میں نے کل تمہیں لانے کا کہا تھا کیا تم وہ لائے۔" اس نے بولتے ساتھ اپنی سرخ وسفید ہتھیلی یمان" کی جانب پھیلائی۔ یمان کا چہرہ سپید پڑا۔ ہاتھ بے ساختہ ماتھے پہ گیا اور یہاں وہ یمان کے بولے بغیر ہی اسکا جواب جان گئی تھی۔ پچھلے تین چار دنوں سے یہی تو ہوتا آرہا تھا۔

روزانہ تمہاری بدولت مجھے سر سے ڈانٹ سننی پڑتی ہے مگر تمہیں تو میری کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔ میں" ڈیڈی کا ہاتھ بٹانے کیلیے بزنس کی اتنی موٹی کتابیں چھان رہی ہوں اور یہاں تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔" وہ اب خفگی سے میز پہ رکھا ڈرائے فروٹس کا باؤل اٹھاتے اس میں سے کاجو چن چن کر نکال رہی تھی۔ یمان جانتا تھا کاجو اسکی کمزوری ہے۔

آفس سے واپسی پہ میں جامعہ چلا گیا تھا اور وہاں جانتی ہو میں نے کیا دیکھا جامعہ میں ایک نیا گروپ آیا" ہے۔ مجھ پہ برتری حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں یمان لغاری جو ہر چیز میں پرفیکٹ ہے اس سے مقابلے بازی پر اتر آیا تھا اور پھر جہاں مقابلہ ہوتا ہے وہاں یمان نہ ہو ایسا تو ہو نہیں سکتا پھر کیا تھا

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بائیک ریسنگ تھی۔ میں نے ان کے ساتھ شرط لگالی۔" یمان کی بات پہ عنفاء کا حرکت کرتا منہ رکا۔ آنکھوں میں بے چینی در آئی۔ یمان مسکرایا اور اس کی ہتھیلی پہ رکھے سارے کاجو جھپٹتے اپنے منہ میں ڈال لیے۔

"پھر کیا ہوا تم جیتے یا ہارے پھر۔" لہجے میں بے چینی ہی بے چینی تھی۔ یمان کی حرکت کا نوٹس تو اس نے اسی پریشانی میں لیا ہی نہیں تھا۔

"میں ہار سکتا ہوں کیا۔؟" اب کی بار اس کے لہجے میں غرور سمٹ آیا۔ انداز سنجیدہ تھا۔ عنفاء خاموش ہو گئی مگر پھر اس کی جیت کا سن لبوں پہ بڑی خوبصورت مسکراہٹ ٹھہر گئی تھی۔ یمان کے اندر تک سکون اترتا چلا گیا۔

"تمہیں جیتنا بہت پسند ہے نا۔" وہ اب کی بار اس کی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھتے سوال کر رہی تھی۔ انداز دلفریبی لیے ہوئے تھا۔ عنفاء کی آنکھوں میں محبت دیکھ اس لمحے یمان نے خود پہ ناز کیا تھا۔

"ہے تو مگر تمہیں جیتتے ہوئے دیکھنا مجھے اس سے بھی زیادہ پسند ہے تبھی تو تمہیں بھی اسی بزنس میں گھسیٹا ہے تاکہ ہم ایک دوسرے کے مقابل آسکیں۔" یمان نے اب کی بار اس کا ہاتھ نرمی سے تھامتے

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سہلایا۔عنفاء کے گالوں پہ سرخی چھاگئی۔دونوں کے درمیان کئی ساعتیں خاموشی کاراج رہامعاًعنفاء اسکی والہانہ نگاہوں کی تاب نہ لاتے بھاگ کر گول زینوں کی جانب بڑھ گئی۔یمان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کررہ گیا۔کتابوں کی بات اس دوران ایک بار پھر دھری کی دھری رہ گئی۔

★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

سیاہ پردوں نے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔چاروں اطراف میں تاریکی کاراج تھا۔ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے دوافراد کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں چل رہی تھی البتہ تیسرا وجود سرے سے ہی اس سب سے لاعلم تھابس چہرے پہ ایک پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

کھاناکیوں نہیں کھارہی تم۔"نوفیل نے غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھی عنفاء کو مخاطب کیا۔وہ" چونکی اور پلکوں کی جھالر اٹھاتے انہیں دیکھا۔خاموش لبوں پہ مسکراہٹ نے دستک دی۔اگلے ہی پل اس کی انکھیں بھی دھیرے سے مسکرادی۔

All rights reserved to Novelslounge.com

نتھنگ ڈیڈی۔بس آپ کے صاجزادے کو ایک کام کہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح انہوں کی اپنی جیت پہ" کسی کو فوقیت نہ دی۔بس وہی سوچ رہی تھی۔"وہ ناک منہ چڑھا کر بولی۔نوفیل نے کانٹا پلیٹ میں رکھتے ناسمجھی سے بھنویں اچکائی اور ایک نظر عنفاء کو دیکھا جواب خاموشی سے چمچ ہلا رہی تھی۔

"جیت پہ کسی کو فوقیت دینی بھی نہیں چاہیے۔جیت کی راہ میں جو بھی آئے۔"

اسے مار دینا چاہیے رائٹ ڈیڈی۔"وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولی۔نوفیل اور یمان کا قہقہہ بے ساختہ" تھا۔

اب تم بہت خطرناک ہو رہی ہو۔"یمان نے ایک ہلکی سی مسکان عنفاء کی جانب اچھالی۔اس نے" بے پروائی سے شانے اچکائے۔

یہ ڈیڈی کا کہا گیا جملہ ہے اور تم جانتے ہو میں ان کی بات شروع سے ہی گانٹھ باندھتی آئی ہوں۔"وہ" اپنی جگہ سے اٹھتے عقب سے ہی نوفیل کی گردن کا ہار بنی۔یمان کے ہونٹ مسکرائے۔اس نے ایک گہری نگاہ عنفاء پہ ڈالی جس کے چہرے پہ فتح کی سرشاری تھی۔

جیت ہار دوڑ کا حصہ ہوتی ہے مگر میرے نزدیک ہار کا کوئی عمل دخل نہیں میری زندگی میں اور یہی" چیز میں نے تم دونوں کو سکھائی ہے۔یمان تو شروع سے ہی کامیاب ٹھہرا ہے اور مجھے امید ہے اس بار

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹرافی بھی یمان لغاری کے ہاتھوں میں ہی ہوگی مگر اب تمہاری کچھ کر دکھانے کی باری ہے۔ ہوپ سو تم مجھے مایوس نہیں کروگی۔" وہ سنجیدگی سے اسے تلقین کرتے رومال سے اپنا چہرہ تھپتھپاتے اٹھے اور یمان کی جانب مڑے جو دونوں ہاتھ سیاہ پینٹ میں اڑسے ان کے اگلے حکم کا منتظر تھا۔ سیاہ ہی شرٹ پہ لیدر کی جیکٹ پہنے وہ انہیں اس لمحے غرور میں مبتلا کر گیا۔

مائی ہینڈسم سن۔" انہوں نے آگے بڑھ کر اسکی پشت تھپتھپائی۔ عنفاء ان کی محبت پہ دھیرے سے "
مسکائی۔ یمان کے نقوش سچ میں بہت خوبصورت تھے۔ وہ خوبصورتی میں ان سب مردوں کو مات دینے کو کافی تھا جو عنفاء کی زندگی میں اب تک آئے تھے۔

ڈیڈی آپ چلیں گے میرے ساتھ کیا؟ مجھے کچھ بزنس کی کتابیں خریدنی ہیں۔ آپ کے بیٹے کے پاس "
میرے لیے شاید وقت نہیں ہے۔" وہ ناخنوں سے میز کی سطح کو کھرچتے ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر رہی تھی۔

ارے ہماری زندگی میں آپ کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے پریٹی لیڈی۔" اس نے سر کو ایک ادا سے "
خم کیا۔ یمان کی حرکت پہ اس کے سیاہ بال ماتھے پہ آگرے۔ عنفاء کے دل میں شدت سے ایک خواہش نے سر اٹھایا کہ کاش وہ ان بالوں کو بلا جھجک کر وہاں سے ہٹا سکتی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جاؤ پھر۔ساتھ لے جاؤ اسے اور جو جو چاہے دلوا دینا اینڈ عنفاء لسن ٹومی کل کے کوئز میں مجھے آپ کا" ہنڈرڈ پرسنٹ چاہیے۔ایک پرسنٹ بھی کم نہیں۔کوفت ہوتی ہے مجھے۔"وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے مضبوط قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھ گئے۔عنفاء نے مسکراتے ہوئے ان کی چوڑی پشت کو اس لمحے تک دیکھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔

تمہیں ڈیڈی کی کہی بات سے کبھی کبھی چڑ نہیں ہوتی۔"یمان نے ٹوکری سے سیب اٹھاتے دانتوں" سے کترا اور قدم باہر کی سمت بڑھائے۔عنفاء نے وہاں سے نگاہیں ہٹاتے حیرت سے اسے دیکھتے اس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

چڑ۔؟وہ کیوں ہو گی۔وہ جو بھی کہتے ہیں ہمارے بھلے کیلیے کہتے ہیں اور مجھے تو ان کی ایک ایک بات یاد" رہتی ہے۔کیوں تمہیں برا لگتا ہے کیا۔"اس نے ذرا سا گردن ترچھی کی اور بغور سیب کھاتے یمان کو دیکھا۔اس دوران وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ایک لمحے کیلیے اس نے براہ راست یمان کی آنکھوں میں دیکھا۔

شروع شروع میں ہوتی تھی مگر جب سے ان کے ساتھ بزنس میں کام شروع کیا ہے نا اب مزہ آنے" لگا ہے۔ٹھیک ہی تو کہتے ہیں وہ ہار لفظ آپ کی زندگی میں کہی نہیں ہونا چاہیے۔ریس میں جو جتنا آگے

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جائے گا کامیاب تو وہی ٹھہرتا ہے نا۔" گاڑی کی خاموش فضا میں اس کی بھاری آواز نے ارتعاش پیدا کیا۔اس نے گاڑی کا انجن سٹارٹ کیا۔عنفاء نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور ونڈ سکرین کے پار نگاہیں ٹکالی جیسے کسی بچھڑے کے ملنے کی آس ہو۔

تم زندگی میں کبھی نہیں ہارے نا یمان۔"اس کے چہرے پہ ایک عجیب سا تاثر تھا۔"

ایک بار ہارنے والا تھا اور میں اس دوڑ میں ہارنا چاہتا بھی تھا مگر پھر نجانے کیسے میں جیت گیا۔وہ میری" پہلی اور آخری جیت ایسی تھی جس کا مجھے بے حد دکھ ہے۔"اس نے گاڑی کا گئیر بدلتے ٹھنڈی آہ بھری۔عنفاء نے فقط ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔یمان کی بات پہ اسے ذرا برابر بھی حیرت نہ ہوئی تھی۔یونہی کبھی کبھار وہ بات کرتے کرتے اداس ہو جایا کرتا تھا جیسے آج ہوا تھا لیکن عنفاء نے پوچھا نہیں جانتی تھی وہ کبھی نہیں بتائے گا تبھی چپ کا روزہ برقرار رکھا اور ہونہہ کہتے گردن پھیر لی مگر نجانے کیوں دل میں حسد کا جذبہ پوری شان سے بیدار ہوا تھا۔

★★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں نے تمہیں کہا تھا مجھے تمہارے ہنڈرڈ پرسنٹ چاہیے پھر یہ سب کیا ہے۔" انہوں نے حقارت سے بولتے وہ کاغذات عنفاء کے چہرے پہ اچھالے۔

مجھے لوزرز سے نفرت ہے۔" وہ چلائے۔ چلانے سے ان کی آواز کانپ اٹھی۔ عنفاء نے گھبرا کر انہیں دیکھا۔ بھوری آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو نمودار ہوئے۔ یمان نے آگے بڑھ کر انہیں سہارہ دیا۔ وہ جانتا تھا وہ ہار جیت کے اس قصے میں ہمیشہ پینک کر جاتے تھے۔

"ڈیڈی ایک رات پہلے کتابیں ملی تھی۔ اتنا ہی پڑھ سکتی۔"

رات کو مت سوتی پڑھتی۔ جب جیت کا جنون سر پہ سوار ہو تو نیندیں قربان کرنی پڑتی ہے۔ خود کو مارنا پڑتا ہے تبھی جیت مقدر بنتی ہے۔" دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے وہ اسکی جانب جھکے۔

آئی ہیٹ لوزرز عنفاء۔ تمہیں اس گھر میں لانے کا مقصد بھی تم سے انسپائر ہو کر تھا کہ تمہیں بھی میری طرح جیتنے کا جنون ہے مگر تم۔" انہوں نے قدرے سنبھل کر سرگوشی کی۔ ایسی سرگوشی جس سے کسی کی روح کانپ اٹھتی مگر یہاں تو عنفاء تھی اور وہ اس سب کی گواہ تھی۔ اسے رہنے کو ٹھکانہ مل گیا باقی سب چیزیں تو بعد کی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایم سوری ڈیڈی میں اگلی بار آپ کو نا امید نہیں لٹاؤں گی۔" اس نے نم مگر مضبوط لہجے میں کہا۔ اسکی "ہار پہ سامنے کھڑا شخص ہار رہا تھا اور وہ سامنے کھڑے شخص کو ہارتا دیکھ ٹوٹ گئی تھی۔

وہ اگلی بار کی بات سہی مگر اب تم تین دن مجھ سے دور رہو گی۔ میں تم سے کوئی بات نہیں کروں" گا۔ ناؤ سٹے اوے فرام می۔" نوفیل کے تحکم بھرے لہجے پہ وہ تڑپ کر نفی میں سر ہلا گئی۔

ڈیڈی اتنی بڑی سزا تو مت دیں مجھے۔" وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھپھک پھپھک کر" رودی۔ عنفاء کو روتا دیکھ یمان کے سفید چہرے میں سرخیاں سی گھل گئی۔ وہ چہرہ جھکائے تواتر آنسو بہا رہی تھی۔ نوفیل وہاں سے چلے گئے مگر وہ ہنوز آنسو بہاتی رہی۔ یمان نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچی۔ نجانے صرف دو پرسنٹ کم ہونے پہ وہ اتنی بڑی سزا عنفاء کو کیوں سنا گئے تھے۔

نجانے ہار جیت کی اس دوڑ کا اختتام کہاں لکھا تھا۔

آخر نوفیل کیلیے پرفیکشن اتنی ضروری کیوں تھی۔

★★★★

"پلیز مجھے باہر نکالو۔ باہر نکالو مجھے۔ میں مر جاؤں گی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے اندھیرے سے خوف آتا ہے۔میری جان نکل رہی ہے۔" آج پھر بیڈ کے عین وسط میں لیٹا" شخص اسی خواب کے زیرِ اثر تھا۔کمرے میں گھپ اندھیرا تھابس کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جو ماحول کی ہولناکی میں اضافہ کر رہی تھی۔کسی کے چیخ چیخ کے بولنے پہ اس نے اپنا سر دائیں بائیں مارا اور مضبوطی سے اپنے تکیے کو مٹھیوں میں بھینچ لیا۔پورا وجود پسینے میں نہایا ہوا تھا۔چہرے پہ سے خون جیسے کسی نے نچوڑ لیا تھا۔یکدم زور زور سے کھڑکیاں بجنے کی آواز کے ساتھ اس کی نیند کا زور ٹوٹا وہ ایک فلک شگاف چیخ مارتے اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے۔چہرے کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ رہی تھی۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے ذرا سی گردن موڑتے کھڑکی کے پار دیکھا وہاں سوائے اندھیرے کے انہیں کچھ نہ دکھا بس ایک چاند ہی تھا وہ بھی اب بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔وہاں سے ہوتے ان کی نگاہ سیلنگ کی جانب اٹھی۔انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ پنکھا گول گول گھوم رہا ہو۔وہاں لٹکتی رسی دیکھ ان کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے آنکھیں حد تک پھیل گئی۔وجود میں جیسے چیونٹیاں سی رینگنے لگی تھی۔

مجھے اندھیرے سے نکالو۔میں مر جاؤں گی۔" کوئی زور زور سے ان کا دروازہ بجا رہا تھا لیکن وہ اپنے" حواسوں میں ہی کہاں تھے۔

اندھیرا۔" ان کے موٹے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ اندھیرا ہی اب تمہاری زندگی ہے۔" حقارت بھری ایک اور آواز۔"

آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ میں نے آپکو اپنا آئیڈیل مانا تھا۔" ایک اور آواز اسکی سماعتوں میں کسی ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔ پورا وجود سرد پڑ گیا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا۔

میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھے اپنا آئیڈیل مانو۔" اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں کے سامنے ایک لڑکی کو زمین پہ گرتے دیکھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کہی آس پاس اس کے بے انتہا نزدیک اس کی ذات پہ قہقہے لگا رہی ہو۔

میں واپس آ گئی۔" ایک بار پھر دلکش ہنسی نے ان کے اعصابوں پہ گہرا اثر ڈالا۔ وہ گرتے پڑتے " دروازے تک پہنچے لیکن یوں محسوس ہوا جیسے دروازے کے ہینڈل کو کسی نے سختی سے جکڑا ہوا تھا۔

بچاؤ بچاؤ مجھے باہر نکالو۔ کوئی ہے۔" وہ جو اندھیرے میں تیر چلانے میں ماہر تھے آج اسی اندھیرے " سے خوفزدہ تھے۔ ان کا سانس رک رہا تھا۔ وہ کسی کی مدد کا طلبگار تھا۔ اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا اور روشنی کی لکیر نمودار ہوئی۔ انہوں نے کانپتے وجود کو گھسیٹا اور دروازے سے نمودار ہوتے شخص کے ہاتھ کو تھام لیا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈیڈی۔ آپ ٹھیک ہیں۔"عنفاء نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ اگلے ہی لمحے" ان کی حالت دیکھ وہ تڑپ کر نوفیل کے ساتھ بیٹھی اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

کیا ہوا پاپا۔"یمان بھی اس دوران بھاگا بھاگا ان تک آیا اور دوزانوں بیٹھتے انہیں اپنے سینے سے لگایا۔"

"وہ۔وہ دیکھو کوئی ہے پنکھے پہ دیکھو۔وہ کھڑکی بھی۔بیڈ کے پاس بھی۔ہر جگہ ہے وہ۔"

کیا بول رہے ہیں آپ ڈیڈی۔"عنفاء نے گھبراتے ہوئے پورے کمرے کا جائزہ لیا اور یمان کو دیکھ" دھیرے سے نفی میں گردن ہلائی۔ماتھے پہ تفکر کی لکیریں ابھری ہوئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پہ رکھا فون بجا تو انہوں نے مضبوطی سے یمان کی شرٹ کو تھام لیا۔پورا وجود ابھی بھی خوف سے جھٹکے کھا رہا تھا۔عنفاء نے تیزی سے فون پکڑا۔

فون مت اٹھانا۔فون مت اٹھانا۔"عنفاء نے تعجب سے انہیں دیکھا اور ان کی حالت کے پیشِ نظر" فون پشت پہ کر لیا۔

وہ مجھ سے تمہیں مانگ رہی ہے یمان۔میں اپنی اولاد کو کیسے اپنی نگاہوں کے سامنے۔نہیں۔وہ مجھ پہ" اپنی برتری جتانا چاہ رہی ہے۔"وہ خوف سے پیلے زرد پڑ رہے تھے۔عنفاء نے روتے ہوئے یمان کو دیکھا جس نے اسے اپنے دوسرے بازو کے حصار میں لیتے اسکا سر سہلایا تھا۔فون ایک بار پھر بجا۔اب

کی بار یمان نے فون سپیکر پہ کیا۔ سختی سے دانت پہ دانت جمائے بیٹھا وہ اس کی جان لینے کی در پے تھا جو اسکے باپ کو تکلیف پہچانے کا ساماں بن رہا تھا۔

تمہارے چہرے پہ یہ خوف یہ بے بسی دیکھنے کیلیے نجانے کتنا عرصہ انتظار کیا ہے میں نے نوفیل لغاری۔" وہ اپنی کرسی کو دائیں بائیں گھماتے دلکشی سے قہقہہ لگا کر ہنسی۔ نوفیل نے ایک جست میں یمان کے ہاتھ سے فون جھپٹا اور دیوار میں دے مارا وہ ایک جھٹکے میں چکنا چور ہو گیا۔ عنفاء نے سختی سے دونوں ہاتھ لبوں پہ جما لیے۔ ان کی حالت اس لمحے کس قدر اجلی ہوئی لگ رہی تھی۔ وہ تھک ہار کر صوفے پہ بیٹھتے دونوں ہاتھوں میں سر گرا گئی۔ چند ساعتوں بعد اپنے نزدیک سرسراہٹ محسوس کر اس نے سر اٹھایا یمان بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

"کب سے رو رہی تھی۔ آنکھوں کا حال دیکھو اپنی۔"

ڈیڈی ناراض تھے مجھ سے۔ میں ان کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتی کسی بھی حال میں۔" اس نے بھرائے لہجے میں رونے کی وجہ بتائی۔ یمان نے فقط دائیں آبرو اچکانے پہ اکتفا کیا۔

نجانے کیوں پاپا رات میں سوتے سوتے جاگ جاتے ہیں اور یہ لڑکی کون ہے اب۔" اسکی آنکھوں" میں بے پناہ طیش تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میرے خیال میں ہمیں انہیں چیک کروانا چاہیے شاید یہ کسی برے خواب کی زیرِ اثر ہے۔"اس کا لہجہ بے بس اور آواز آہستہ تھی۔وہ دونوں نوفیل کے جاگنے کے خوف سے آہستگی سے باتیں کر رہے تھے۔کچھ سوچتے دونوں نے اپنی نگاہیں بیڈ کے وسط میں کمفرٹر اوڑھے سوئے ہوئے نوفیل پہ جما دی۔

★★★

مجھے تمہارے ساتھ اس دوڑ میں حصہ نہیں لینا۔"اندر کی جانب بڑھتے اس کے قدم رکے۔اس نے" دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے خشمگیں نگاہوں سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو اپنے فیصلوں پہ نہایت ہٹ دھرم تھی۔

اب اس بات کا کیا مقصد ہے۔مجھے تمہارے ساتھ ہی بھاگنا ہے۔"اس نے زور و شور سے دہائی" دی۔وہ دو قدم چلتے اس کے نزدیک آئی اور آنکھوں میں عجیب سی بے بسی لیے اسے دیکھا۔

میں بھی لینا چاہتی ہوں مگر میں تمہیں ہارتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی۔"اب کی بار وہ ہنستے ہوئے" شرارت سے مسکائی۔مقابل بھی چہرہ جھکائے دلفریبی سے ہنس دیا۔

میں تمہیں ہراؤں گا دیکھ لینا کیونکہ مجھے جیتنا پسند ہے ایزیو نو۔"اس نے تکبر سے گردن" اکڑائی۔سامنے کھڑی لڑکی نے عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہم تو بی ایف ایف ہے نا۔ تم جیتو یا میں۔ بات تو ایک ہی ہے۔ پھر تم ایسے کہو گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔" اس نے ناک منہ چڑھایا واضح ناراضگی کا اظہار تھا۔ وہ بھاگ کر دوڑ بنے جھولے پہ جا بیٹھی۔ اس لڑکے نے بھی لڑکی کی تقلید کی تھی۔ لڑکے کی آنکھوں میں بے چینی تھی البتہ لڑکی پر سکون تھی۔

"تمہیں جیتنے کا جنون نہیں ہے کیا۔ تم نہیں چاہتی کہ ہر طرف تمہاری واہ واہ ہو۔"

"ایسا کون نہیں چاہتا۔ اچھے کی طلب ہر انسان کو ہوتی ہے مگر ضروری تو نہیں کہ ہر بار آپ کے ساتھ اچھا ہی ہو۔" اس نے دھیرے سے جھولا جھلایا۔ لڑکے نے بے چینی سے پہلو بدلا جیسے یہ بات اسے ذرا بھی پسند نہ آئی ہو۔ آنکھوں میں ناگواری در آئی۔

"اگر میں ہار جاتا ہوں تو تمہیں کیسا لگے گا۔"

"پھر مجھے اپنی جیت پہ خوشی ہو گی۔" اس نے نرمی سے جواب دیا۔ لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اس کے بر عکس لڑکے کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔

"اور اگر میں جیت گیا تو۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے پھر بھی تمہاری جیت پہ خوشی ہوگی کیونکہ تم میرے سب سے بہترین دوست ہو۔" وہ جھولے پہ رکھے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے دھیرے سے اعتراف کرنے والے انداز میں بولتے اندر سے آنے والی آواز پہ اندر کی جانب بھاگی۔ اس دوران لڑکے کا چہرہ سپاٹ ہی رہا۔

تمہیں اس جیت کی خوشی کبھی نصیب نہیں ہوگی۔" اس نے جھولے کی زنجیر کو مضبوطی سے تھام لیا" یہاں تک کے اس زنجیر کے نشان اسکی ہتھیلی پہ نشان چھوڑ گئے۔ وہ بھاری بوٹ تلے زمین کو روندتے باہر نکل گیا۔

★★★★

بحریہ یونیورسٹی سلام آباد

سورج مکمل جوبن پہ آگ برسارہا تھا۔ یونیورسٹی گیٹ سے باہر نکلتے اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی۔ دھوپ کی شدت سے بچاؤ کی خاطر وہ اپنا رجسٹر سر پہ رکھنا نہ بھولی تھی۔ یمان کو تلاش کرنے کیلیے اسے ذیادہ تردد نہ کرنا پڑا۔ وہ اسے کچھ فاصلے پہ ہی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دکھائی دیا۔ بھورے رنگ کا پینٹ کوٹ پہنے کلائی میں رولیکس کی گھڑی آنکھوں میں شیڈز لگائے وہ چہرہ جھکائے موبائل میں غرق تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کی جانب آئی اور اسکے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بس ہر جگہ موبائل موبائل۔" اس نے تیکھے لب و لہجے میں بولتے اسے پیچھے دھکیلا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی لیکن دروازہ بند کرتے ہوئے اپنی کھولن اتارنا نہ بھولی۔ یمان تاسف سے سر ہلاتے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا اور گاڑی سر کی جانب بڑھائی۔

آج خیر تھی جو خاص طور پہ خادم کو عرض کیا آپ نے۔" اس نے موبائل سے نظر اٹھاتے ایک سرسری سی نگاہ یمان پہ ڈالی مگر پھر ہٹالی۔

بابا معاف کردو نا۔ بھول گیا تھا کہ آپ کو اپنی نظر اندازی بلکل برداشت نہیں ہے۔" اس نے عنفاء کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑے۔ گاڑی اس دوران ل-غاری ہاؤس کی جانب گامزن تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت طے کرتے گاڑی پورچ میں رکی تو وہ تیزی سے بھاگتے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ یمان نے تعجب سے اسکی پھرتی دیکھی۔ اگلے پانچ منٹ میں اسکی واپسی ہوئی مگر اس بار اس کے ہاتھ میں موجود لیپ ٹاپ دیکھ وہ ٹھٹھکا۔ لاؤنج میں ان کے علاوہ کسی زی روح کا نام و نشان نہیں تھا تبھی مکمل خاموشی کا راج تھا۔ نوفیل بھی کسی بزنس ڈیلنگ کیلیے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پہ حرکت کررہی تھی۔ ٹھک ٹھک کی آواز نے یمان کی سماعتوں پہ گہرا اثر ڈالا۔ وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنی دیر سے کیا کر رہی ہو یار۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔"

ششش۔"اس نے لبوں پہ انگلی رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا البتہ نگاہیں ابھی بھی لیپ ٹاپ کی" سکرین پہ جمی تھی۔ چہرے پہ اضطراب چھایا ہوا تھا۔ آنکھوں میں بے چینی لیے وہ کبھی ایک ویب سائٹ کھولتی تو کبھی دوسری۔ انگلی دانتوں تلے دباتے اس نے ایک آخری کوشش کے تحت آخری ویب سائیٹ کھولی تو لبوں نے تشکر بھری سانس فضا کے سپرد ہوئی۔ آنکھوں کی چمک لاکھ گناہ بڑھ گئی۔ اب اس کے چہرے کے تاثرات گزرے وقت سے بلکل مختلف تھے۔ ابھی کچھ دیر قبل جہاں پریشانی تھی وہاں اب سکون ہی سکون تھا۔ اس نے عقب سے لیب ٹاپ کی سکرین پہ جھانکا جہاں کوئی فارم جگمگا رہا تھا۔ ٹھٹھکا تو یمان تب جب اسے اس فارم میں اپنا نام لکھا دکھائی دیا مگر اس لمحے وہ کچھ بھی بول کر عنفاء کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا۔

تقریباًدس منٹ بعد گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے اس نے کلوز آل ٹیبز پہ کلک کیا تو سکرین ایکدم سیاہ ہوئی۔ اب بس وہاں ایک تیلیوں والا وال پیپر جگمگا رہا تھا۔

اب کچھ پھوٹ بھی چکو۔" یمان کی آواز میں خفگی بھانپتے اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے شیشے کی میز پہ" رکھا اور ایک ٹانگ فولڈ کر کے صوفے پہ رکھتے پر سکون سے انداز میں بیٹھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یونو واٹ ہماری یونیورسٹی ایک اعلیٰ پائے کا پروگرام منعقد کرنے جارہی ہے۔ جس میں ہر طرح کا" مقابلہ ہونے والا ہے۔ گھڑ سواری۔ بائیک ریسنگ, کار ریسنگ اور تیراکی بھی۔ میں چاہتی تھی کہ تم بھی کسی چیز میں حصہ لو اور جیت جاؤ بس اس لیے یہ سارے جتن کر رہی تھی۔" یمان نے بغور اسے دیکھا اس کے چہرے پہ مذاق کا شائبہ تک نہیں تھا۔ وہ پرجوش دکھائی دے رہی تھی کیونکہ وہ اسے ہمیشہ جیتتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی اور وہ اسکی خوشی کیلیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ عنفاء کا دل ایک انجانی خوشی سے بھر گیا۔

مگر میرے پتہ کرنے پہ معلوم ہوا کہ سب سیٹس پوری ہو چکی ہیں بس ایک تیراکی ہی ہے جس میں" ایک سیٹ باقی تھی بس پھر کیا تھا میں نے جلد بازی میں تمہارا فارم فل کر کے بھیج دیا ہے انہیں۔" وہ چہک کر مزید کچھ بھی بول رہی تھی لیکن یمان کا ذہن اسکی بات پہ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ تیراکی۔؟ اسے تو تیراکی سے شروع سے ہی شغف نہیں تھا۔ پانی سے تو وہ ویسے ہی خوفزدہ تھا تو پھر یہ تیراکی کیسے ممکن تھی بھلا۔

کیا ہوا تم خوش نہیں ہوئے۔" اس کے چہرے کے تنے تنے تاثرات دیکھتے وہ اس کے ساتھ ہی ٹک" گئی۔ لہجہ خود بخود کمزور ہو گیا تھا۔ شاید اسے عنفاء کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔ عنفاء نے انگوٹھے کی جلد کو ناخن سے کترا۔ وہ جب بھی پریشان ہوتی تھی یہی حرکت کرتی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں میں بہت خوش ہوں۔ تم خوش ہونا بس پھر اور کیا چاہیے۔ میں اس تیراکی مقابلے میں ضرور حصہ لوں گا۔ "عنفاء اس کے پر کشش لب و لہجے پہ سب کچھ بھولتے دلفریبی سے مسکرا دی۔ اس کے اقرار پہ جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی تھی۔ وہ ایک جست میں اپنی جگہ سے اٹھی۔ یمان نے جیسے اپنی پوری دنیا کو ہنستے دیکھا۔ ابھی تیراکی کا سوچتے جو اسکا دل جل رہا تھا اسکی ہنسی اس جلتے دل پہ پھوار بن کر برسی تھی۔

★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

رات کے پہر پورے لغاری ہاؤس میں سناٹے کا راج تھا۔ راہداری میں صرف ایک بتی جل رہی تھی جو پورے گھر میں بسیرا کرنے کیلیے ناکافی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے گود میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھی تھی جیسے کسی کے میسج کے آنے کا انتظار ہو۔ واٹس ایپ آئکن پہ سرخ نشان نمودار ہوتے ہی اس نے تیزی سے ایپ کھولتے مطلوبہ نمبر کھولا جہاں ڈیڈی لکھا جگمگا رہا تھا۔ وہ اب عنفاء کا بھیجا گیا فارم اور وائس نوٹ سنتے کچھ ریکارڈ کر رہے تھے۔ کمرے کی خاموش فضا میں اسکی بھاری سانسوں کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اسکے اس فیصلے پہ نوفیل کس قدر خوش ہونگے۔ وہ بھی تو ان سب مقابلوں کے حق میں تھے۔ انہیں بھی تو ہر چیز پرفیکٹ چاہیے ہوتی تھی۔ وائس ریکارڈنگ

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آچکی تھی بس اسکی لوڈنگ ہونا باقی تھی۔ وائس ناٹ لوڈ ہوتے ہی اس نے جھٹ سے ہیڈ فونز کانوں پہ لگائے اور پلے پہ کلک کیا۔ اگلے ہی لمحے ان کی بھاری آواز اسکی سماعتوں میں گونجی ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکن بھی۔

"تم پاگل ہو چکی ہو عنفاء۔ تیراکی میں اس کا نام لکھوا دیا۔ اسے فوبیا ہے پانی کا۔ وہ تمہاری خوشی کیلیے کبھی اس بات سے انکار نہیں کرے گا۔ وہ ختم ہو جائے گا۔ مجھے اسکی جیت سے سروکار ہے۔ ہاں مجھے سب پرفیکٹ چاہیے مگر میں اس سب میں اپنی اولاد کو نہیں کھو سکتا۔ تم ابھی کے ابھی اس کا نام کٹواؤ۔ وہ اس مقابلے میں حصہ نہیں لے گا۔ میں جانتا ہوں وہ تیراکی میں جیت نہیں پائے گا ہار جائے گا اور اگر وہ ہار گیا تو میں بھی ہار جاؤں گا۔ جو غرور مجھے خود پہ ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گا۔" وائس ناٹ تو ختم ہو چکا تھا مگر عنفاء کا چہرہ اس دوران پھیکا پڑ چکا تھا۔ وہ تو تابوت میں آخری کھیل ٹھونک چکی تھی فارم بھیج کر اب اس سب سے پیچھے ہٹنے کا کونسا راستہ تھا۔ بوندا باندی کی آواز کے ساتھ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ اس نے غائب دماغی کی کیفیت میں لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھا۔ نوفیل کی چیٹ ابھی بھی کھلی ہوئی تھی جہاں لکھا میسج پوری شان سے جگمگا رہا تھا۔

وہ میری زندگی کا واحد سہارا ہے میں ہار جیت کی اس دوڑ میں اسے کھو نہیں سکتا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مزید کچھ بھی بول رہے تھے لیکن عنفاء کا دماغ تو سب ایک ہی بات پہ اٹکا ہوا تھا۔

اسے پانی کا فوبیا ہے۔وہ ختم ہو جائے گا لیکن تمہیں انکار نہیں کرے گا۔اس نے چپل پیروں میں اڑستے قدموں کو کھڑکی کی جانب گھسیٹا اور کھڑکی کے پٹ بند کرتے پردے برابر کیے۔برستی بارش کی آواز وہی دم توڑ گئی۔

وہ بنا کسی وقت کا ضیاع کیے یمان کے کمرے کی جانب بھاگی۔راہداری میں بھاگتے ہوئے آنکھوں میں دھند سی اتری تھی۔اس نے ہاتھ کی پشت سے آنکھوں کو رگڑا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتے اندر جھانکا۔پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔کھڑکی کے پردے بھی برابر تھے تبھی چاند کی روشنی بھی اندر آنے سے انکاری تھی۔اسے تاریکی میں وقت بیتانا پسند تھا اس بات سے عنفاء واقف تھی۔وہ لیپ ٹاپ گود میں لیے بیٹھا تھا۔لیپ ٹاپ کی سکرین سے پھوٹتی روشنی میں اس کے چہرے کے تاثرات واضح تھے۔وہ کچھ متفکر تھا۔

کیا ہوا۔سب ٹھیک ہے۔" یمان اٹھ کر اس کے مقابل آیا۔"

تمہیں پانی کا فوبیا ہے تم نے مجھے بتایا نہیں۔" یمان نے تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم نے پاپا کو بتایا تھا اور انہوں نے تمہیں ڈپٹا ہو گا۔ میں بھی وہی سن رہا تھا۔ مجھے بھی اچھی خاصی جھاڑ" پلائی ہے انہوں نے۔" وہ مزے سے بولتے ہنسا اور عنفاء کو بازوؤں کے حصار میں لیتے اندر لایا اور اسے صوفے پہ بٹھاتے خود دوازنوں اس کے نزدیک بیٹھا۔

"تم مجھے بتا سکتے تھے انکار کر سکتے تھے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں۔"

مجھے کچھ نہیں ہے عنفاء۔ مجھے تیراکی کرنی ہے۔ میں مانتا ہوں کسی وقت میں پانی میری کمزوری تھی" لیکن اب نہیں ہے۔ اب میں اپنی اس کمزوری پہ قابو پا سکتا ہوں اور پاپا کا یوں کہنا کہ میں جیت نہیں سکتا اس میں ہار جاؤں گا۔ مجھے ان کے یہ الفاظ چبھے ہیں۔ وہ مجھے ڈی گریڈ نہیں کر سکتے۔ وہ خود کو ہر چیز میں پرفیکٹ کہتے ہیں تو میں بھی انہی کا بیٹا ہوں۔ مجھے بھی پرفیکٹ ہونا ہے۔ میں اس تیراکی مقابلے میں حصہ ضرور لوں گا۔" اس نے جیسے حتمی فیصلہ سنایا۔ چہرے پہ اب ایک برفیلا تاثر تھا۔ عنفاء نے تیزی سے نفی میں سر ہلاتے اپنے گال پونچھے۔ آنکھوں میں ایک تڑپ واضح تھی۔ گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

ہمیشہ میں اپنے لیے جیتا ہوں اس بار مجھے تمہارے لیے جیتنا ہے۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھے کی" مانند سے اس کے گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو صاف کیا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں میں تمہیں اتنا بڑا قدم۔"

سٹاپ اٹ عنفاء پاپا ویسے ہی باہر ہیں۔ میں چٹکیوں میں تمہیں جتوا دوں گا۔"اس نے مزے سے بائیں آنکھ دبائی۔

مجھے نہیں جتوانا۔ تمہیں جیتنا ہے یمان۔"اس نے ہاتھ کی مدد سے اپنے چہرے پہ آنے والے بالوں کو" ہٹایا۔ یمان نے گردن سیدھی کی اور اسکا بھیگا چہرہ دیکھا۔ آنکھیں لال ناک سرخ اور ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھیں۔

پہلے مجھے اپنے لیے جیتنا پسند تھا مگر جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو مجھے تمہارے لیے جیتنا پسند" ہے۔"عنفاء ساکت بیٹھی اس کی اپنے لیے دیوانگی دیکھ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پہ سرخی پھیلی۔ یمان نے اس منظر کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارا۔

بس پاپا ایک بار گھر آجائیں۔ میں ان سے ہماری شادی کی بات کروں گا عنفاء۔"اس کی آنکھوں میں" دیپ جل رہے تھے۔ عنفاء کی پلکیں لرز کر سرخ عارض پہ سجدہ ریز ہوئیں۔ وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد کرواتی تیزی سے اٹھی اور قالین کو اپنے گلابی پیروں تلے روندتے کمرے سے نکل گئی۔ اس کے گلابی آنچل کو دیکھ وہ ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

★★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

پاپا آج رات ہی واپس لوٹ رہے ہیں کیونکہ اس ان نون نمبر سے کالز اب بڑھتی جارہی ہیں۔"اس نے دانتوں سے ٹوسٹ کترتی عنفاء کو مخاطب کیا۔وہ چونکی۔

ہاں مجھے بھی وائس ناٹ آیا تھا۔میرے خیال میں ڈیڈی کو اس سے ایک ملاقات لازمی کرنی چاہیے۔کوئی سر عام ہراس کر رہا ہے ایک شخص کو اور ہم کوئی ایکشن نہیں لے پا رہے۔وہ جو کوئی بھی ہے اس کا ڈیڈی سے لازماً کوئی لنک ہے تبھی ایسا برتاؤ کر رہی ہے۔کیا کبھی ڈیڈی نے تم سے کچھ شئیر کیا۔"عنفاء کی اتنی لمبی چوڑی بات کے جواب میں اس نے سہولت سے نفی میں سر ہلایا اور کافی کا مگ لبوں سے لگا گیا۔عنفاء نے بھی مزید کچھ بولنا ضروری نہ سمجھا بس خاموشی سے چائے کی چسکیاں بھرتی رہی۔

چلیں ہم۔"یمان نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسکے سامنے اپنی چوری ہتھیلی پھیلائی۔عنفاء نے" بغیر کسی تردد کے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔

تم تیار ہونا یمان۔ "اس نے کسی اندیشے کی تحت پوچھا۔ یمان نے ہولے سے اسکے سر پہ چپت لگائی" تھی۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یمان۔ تم مت کرو یہ سب۔ ہم اگر آخر میں نہیں جائیں گے تو وہ ہمارے گھر " تھوڑی نہ گھس جائیں گے۔

ہاں جی چھوٹے صاحب آپ مت جائیں۔ میں نے آپ کو بچپن میں دیکھا ہے۔ آپ پانی سے بہت " جلدی گھبر اجاتے ہیں۔ "اپنے پرانے ملازم کی آواز پہ اس نے گہرا سانس بھرتے نفی میں سر ہلایا اور عنفاء کا ہاتھ زبردستی تھامتے گھسیٹتے ہوئے صدر دروازہ عبور کر گیا۔ ان کے نکلتے ہی ملازم نے سرعت سے کسی کو فون ملاتے کان سے لگایا تھا۔ چہرے پہ گھبراہٹ کا عنصر صاف نمایاں تھا۔ ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔

وہ چلے گئے۔ آپ جلدی آجائیں اب۔ "وہ اب فون کان سے لگائے کانپتی آواز میں کسی سے التجا کر رہا" تھا۔ آنے والے لمحات کا سوچتے اس کا دل بری طرح لرز رہا تھا۔

★★★★

بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یمان یہ انڈر واٹر ریس ہے۔ میرا نہیں خیال یہ سب مناسب ہے۔ میں نے نجانے کیسے تمہارا نام لکھوادیا۔" وہ اسے کھینچتے ہوئے واپس لے جانے پہ آمادہ تھی لیکن یمان بھی اپنی بات پہ قائم تھا۔ یہ تیراکی مقابلہ جیتنا اب اسکا جنون بن چکا تھا کیونکہ یہاں بات اس کے باپ سے جیتنے کی تھی۔ نوفیل کی وائس ریکارڈنگ مسلسل اسکی سماعتوں میں گونج رہی تھی۔ اب ان کی پہلی پوزیشن کا وہ زعم کہا گیا تھا جسے وہ ہمیشہ برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ عنفاء نے اس کے ارادے کی پختگی پہ گہرا سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پایا اور براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھتے یمان کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھام لیے۔ تیراکی مقابلہ شروع ہونے میں بس دس منٹ باقی تھے۔

آئی ایم سوری۔" لہجہ بھیگا ہوا تھا۔"

ارے کیا ہوا یار۔ تم دیکھنا میں بس یوں گیا اور یوں آیا۔ میری کمزوری تو مت بنو۔ طاقت بنو میری" پلیز۔ مجھے پاپا کو بتانا ہے کہ ان کا بیٹا اپنے دم پہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ وہ کسی سے کم تھوڑی ہے۔ انہوں نے شروع سے اپنے مطلب کی چیزوں پہ بس مجھے آگے رکھا ہے۔" وہ سر جھٹک کر بولتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔ اب کی بار اسکی نگاہوں کا منظر وہ بارہ فٹ گہرا پول تھا جس میں مقابلہ ہونا تھا۔ وہ سب کچھ بھولتے مسکرایا۔ عنفاء بھی دھیرے سے مسکرا دی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں پھر دہرا رہی ہوں یمان یہ پانی بہت گہرا ہے۔"اس نے نچلا لب دانتوں تلے دبالیا۔آنکھوں کے " ڈورے انتہائی سرخ پڑ رہے تھے۔وجود میں خوف وہراس پھیلا ہوا تھا کچھ کھو دینے کا خوف۔

کوئی بات نہیں تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"فضا ایکدم ساکن ہوئی۔عنفاء کا دم گھٹنے لگا" تھا۔وہ رک کیوں نہیں رہا تھا۔

میرے لیے مر بھی سکتے ہو۔"وہ روتے ہوئے بولی۔یمان کھل کر ہنسا۔ "

آزما کر دیکھ لو۔"اس نے شرارت سے بائیں آنکھ دبائی۔اب کی بار یمان کی ہنسی کے ساتھ عنفاء کی " ہنسی بھی شامل تھی۔دو آنکھوں سے جلتی نگاہوں سے اس منظر کو تکا تھا۔کسی غیر معمولی احساس کے تحت عنفاء نے چونک کر عقب میں دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔وہ اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گئی۔

Are you ready BFF?

Yes I m

"کیونکہ مجھے اس جیت کی خوشی تمہارے چہرے پہ دیکھنی ہے۔ "

میں تمہارے لیے دعا کروں گی کہ تمہیں زندگی کی ہر خوشی دیکھنا نصیب ہو۔"اس نے مسکراتی " نگاہوں سے یمان کے چہرے کو دیکھا۔وہاں سے ہوتے اسکی نگاہ اسکے ماتھے پہ گرے بالوں پہ

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹھہر گئی۔ اسنے جھجکتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ان بالوں کو سنوارا تھا۔ یمان اپنی جگہ پہ ٹھہر سا گیا۔ اپنی خود ساختہ حرکت پہ وہ خود کو لعن طعن کرتے پیچھے ہٹی اور اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ یمان اپنی گردن سہلاتے آگے کی جانب بڑھ گیا معاً کچھ سوچ کر وہ پیچھے مڑتے ہاتھ ہلانا نہیں بھولا تھا۔ عنفاء مسکرائی مگر پلر کی اوٹ میں کھڑے وجود کے ہونٹوں پہ ایک کمینی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

★★★★

بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد

تیراکی مقابلہ شروع ہو چکا تھا۔ عنفاء کی نگاہوں کے عین سامنے یمان نے پانی میں ڈبکی لگائی تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا لیکن وہ تو کسی ماہر تیراک کی طرح پانی میں تیر رہا تھا۔ اس منظر نے ایک سکون سا اس کے رگ و پے میں برپا کر دیا۔ چھ لڑکوں کے درمیان وہ نیلی شرٹ پہنے سب میں نمایاں ہو رہا تھا کیونکہ وہ سب سے آگے تھا جیت کے نزدیک تھا۔ اس سے قبل کہ وہ دلفریبی سے مسکراتی آدھا راستہ طے کرتے ہی اچانک ہی اس کے وجود نے جھٹکا کھایا۔ عنفاء کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی۔ اس کے ساتھی آگے نکل چکے تھے لیکن وہ دونوں ہاتھ پاؤں پانی میں مارتے جیسے خود کو بچانے کی تگ و دو کرنے میں محو تھا۔ عنفاء پھیکے پڑتے چہرے سمیت اپنی جگہ سے اٹھی۔ ایکدم نجانے کیسے پانی کا بہاؤ تیز ہوا

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔عنفاء کی آنکھیں پھیل گئی۔ سر تیزی سے نفی میں ہلا۔اس نے وہی کھڑے کھڑے چلانا چاہا لیکن نجانے ایسی کونسی طاقت تھی جو اسے بولنے سے روک رہی تھی۔

مجھے بچاؤ۔بچاؤ مجھے۔ نکالو یہاں سے مجھے۔" باہر سے بھاگ کر آتے نوفیل کی سماعتوں میں جیسے کسی" نے صور پھونکا تھا۔وہی الفاظ ویسی ہی بے بسی ویسی ہی موت نزدیک تھی۔ جہاں پہلے کوئی اور تھا آج وہاں ان کی اپنی اولاد تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے منظر کسی نے ری پلے کر دیا ہو۔ان کا اعمال نامہ کسی نے ری پلے ہی کیا تھا۔وہ اپنی آنکھوں کے سامنے سب کچھ بلکل ویسا ہی ہوتا دیکھ رہے تھے۔ آواز میں ہو بہو ویسی ہی التجا تھی۔

ڈیڈی شاید پانی کے اندر کوئی ہے۔ مم۔مجھے کافی دیر سے کسی کی نگاہوں کا حصار خود پہ محسوس ہو رہا" تھا۔"عنفاء چلا کر بولی۔ آنکھوں سے آنسو تواتر بہ رہے تھے۔

مم۔میرے بیٹے کو بچاؤ کوئی۔" وہ وہی کھڑے کھڑے چلائے۔ ریسکیو ٹیم پانی کے بہاؤ کی بدولت" مسلسل اسے جکڑنے کی کوششوں میں تھے۔ ایکدم یمان کی آنکھیں اوپر کو ہوتی چلی گئی۔ ہاتھ کی حرکت مدھم پڑی۔ پاؤں نے حرکت کرنا چھوڑی اور سب کچھ وہی تھم گیا۔ جہاں اسکی سانسیں تھمی وہی عنفاء کا وجود بھی سرد پڑ گیا۔ پورے پانچ منٹ دس سیکنڈ وہی تڑپ تڑپ کر آہ و پکار کرنے کے بعد

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ وہی خاموش ہو گیا تھا۔عنفاء ساکت و جامد اپنی جگہ پہ کھڑی بنا پلک جھپکائے یمان کے سپید پڑتے چہرے کو دیکھ رہی تھی جسے ریسکیو ٹیم سہارہ دیتے باہر لا رہی تھی۔انہوں نے اسے زمین پہ لٹاتے اس کے پیٹ پہ پش کیا مگر بے سود۔عنفاء نے اس دوران ایک بار بھی پلکیں نہ جھپکی۔اطراف میں ہوتا شور تھمتے ماتم میں بدل چکا تھا۔نوفیل کی چیخیں ان کی سسکیاں چاروں اطراف میں گونج رہی تھی۔

مجھے کچھ بھی پرفیکٹ نہیں چاہیے یمان۔"وہ زمین پہ ماتھا ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔یکدم" کچھ سوچتے انہوں نے عنفاء کی تلاش میں نگاہیں گھمائی۔انہیں زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا تھا۔

تمھیں میں نے کہا تھا نا اسے واٹر فوبیا ہے۔"وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولے لیکن دوسری جانب سے" خاموشی تھی جامد خاموشی۔شاید طوفان سے پہلے والی خاموشی۔بس آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں گال پہ بہہ رہے تھے۔

کہی یہ خودکشی کا کیس تو نہیں۔"مختلف سرگوشیوں پہ نوفیل نے نفی میں سر ہلاتے سب کو دیکھا جیسے" سب کو یقین دلانا چاہتے ہو۔مختلف نیوز اینکرز سوالیہ نشان بنے ان کے سامنے کھڑے تھے۔اتنے مشہور بزنس مین کا بیٹا یونہی اچانک تیراکی کے مقابلے کے دوران جاں بحق ہو گیا تو ہیڈ لائنز تو بنتی تھی۔

وہی سوال تھا ویسا ہی منظر تھا۔نو سال بعد پھر سے وہ منظر دہرایا گیا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم بتاؤ سب کو کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ یمان نے خودکشی نہیں کی۔ وہ ابھی اٹھ جائے گا۔" انہوں نے ساکت کھڑی عنفاء کو ایک بار پھر جھنجھوڑا لیکن اس کی زبان تو جیسے تالو سے چپک چکی تھی۔

یہ۔ یہ اٹھ جائے گا نا۔" انہوں نے کسی امید کی تحت وہاں کھڑے ڈاکٹر سے پوچھا جو یمان کا معائنہ کر رہے تھے لیکن ان کا نفی میں ہلتا سر دیکھ وہ لہرا کر زمین بوس ہوئے اور ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئے۔

یمان۔"عنفاء کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ نکلتے آسمان میں کہی گم ہو گئی۔"

★★★★

لغاری ہاؤس بحریہ ٹاؤن اسلام آباد

اٹھو اور دیکھو میں جیت گئی ہوں۔"کسی کے چلانے کی آواز پہ نوفیل کے بھاری ہوتے پپوٹوں میں" حرکت ہوئی۔ انہوں نے دھیرے سے اپنی آنکھیں واں کی مگر تیز روشنی کی بدولت وہ ایک بار پھر آنکھوں کو میچ گئے۔

تمہیں تو آج سب سے زیادہ خوش ہونا تھا نا پھر میری جیت پہ تمہاری جانب جامد خاموشی کیوں" ہے؟ کیا میں اسے ناراضگی سمجھوں؟"شور ایک بار پھر بلند ہوا تھا۔ آواز تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔ دماغ پہ زور ڈالا مگر انہیں کچھ سمجھ نہ آیا کہ ان کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ وہ اس لمحے اپنے بیڈ پہ موجود تھے۔ انہوں نے احتیاط سے کمفرٹر گود سے اتارا۔ اپنے گرم ہوتے پاؤں کمرے کے یخ بستہ فرش پہ رکھے۔ کمفرٹر تو ایک جانب دھکیلا اور اپنے قدموں پہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ نجانے کیوں مگر اپنے قدموں پہ کھڑے ہوتے ان کی ٹانگیں کانپی تھیں جیسے وہ کافی عرصے سے ایک ہی زاویے میں بیٹھے یا لیٹے ہو۔ ریڑھ کی ہڈی پہ زور ڈالا تو تکلیف کا احساس رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ کمرے کے دروازے تک آئے۔ اسکے ناب پہ ہاتھ رکھتے دبایا تو چرڑر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔

گرل کا سہارہ لیتے وہ زینے اترتے نیچے آئے۔ وہ تن تنہا لاؤنج کے وسط میں رکھے صوفے پہ بیٹھی کسی سے محو گفتگو تھی۔

عنفاء۔" انہوں نے دھیرے سے بولتے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے رخ" موڑتے انہیں دیکھا۔ ایک لمحے کو اسکی حالت دیکھ نوفیل بھی اندر تک کانپ گئے۔ اس کی حالت کسی بنجر زمین جیسی تھی جہاں خالی پن کے سوا ڈھونڈنے کو بھی کچھ نہیں ملتا۔ آنکھوں کے گرد موجود سیاہ حلقے۔ پھپھڑی زدہ ہونٹ۔ وہ عنفاء تو نہیں تھی جو پورے گھر میں چہکتی پھرتی تھی۔ وہ تو ہڈیوں کا

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈھانچہ محسوس ہو رہی تھی۔ چہرے پہ جینے کی کوئی رمق باقی نہیں تھی۔ بس دو تصویریں سینے سے لگائے کھڑی تھی جیسے ان سے قیمتی اس دنیا میں کچھ نہ ہو۔

"عنفاء میرا ایمان۔"

جاگ گئے آپ۔ ایک لمبی نیند سے۔" اس نے کھوئی کھوئی کیفیت میں سوال کیا۔ نوفیل ٹھٹھک گئے۔ اس کا لہجہ اس کا انداز اسکی آواز سب کچھ بدل چکا تھا۔

میرا ایمان کہاں ہے۔" ان کی آواز شدتِ غم سے کانپ رہی تھی۔ وہ عجیب سے انداز میں مسکرائی۔"

اچھا انسان تھا ایمان۔ بہت اچھا انسان تھا مگر اچھے لوگ تو دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں نا۔ میں نے بھی اسے بھیج دیا۔" عنفاء مسکرائی۔ فتح کی سرشاری ہی ایسی تھی۔ مقابل نے ان کے کہے گئے الفاظ من و عن دہرائے تھے۔

یہ۔ یہ کیا بول رہی ہو تم۔" اسکی مسکراہٹ ایسی تھی جیسے وہ مقابل کو ہرا کر سب کچھ جیت چکی ہو۔"

چچ چچ چچ بہت افسوس ہوا تمہارے بیٹے کے جانے کا۔ ویسے ہر طرح کی دوڑ میں تم نے اپنے بیٹے کو جتوایا ہے مگر زندگی کی دوڑ کا کیا؟ ادھر تو تم بھی ہار گئے اور تمہارا بیٹا بھی۔" وہ تفاخر سے مسکرائی۔ آنکھوں میں ایک سکون تھا اس دوڑ کو جیتنے کا سکون۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ کک۔ کیا بول رہی ہو تم۔"

وہ جو تم سن رہے ہو۔" وہ مزے سے بولتے قہقہہ لگا کر ہنسی۔ نوفیل نے ایک ہی جست میں اسکی" گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے اسے دیوار سے لگایا اور گرفت مضبوط کرلی۔ عنفاء کی آنکھیں باہر کو ابل پڑی مگر لبوں کی مسکراہٹ نہ سمٹی تھی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا۔"

یہ تمہارا وہ اعمال نامہ ہے نوفیل لغاری جس میں سوائے گناہوں کے کچھ بھی نہیں۔ دیکھو اسے اور یاد" کرو۔ کیا کیا نہیں کیا تم نے اپنے ماضی میں فقط اس لیے کہ تمہیں دی پرفیکٹ ون کا سہرہ اپنے سر سجانا تھا۔ تمہیں تم سے آگے کوئی بھی نہیں چاہیے تھا کسوا ہاشم علی بھی نہیں۔" وہ کسی بپھری شیرنی کی مانند دھاڑی۔ اگلے ہی لمحے اس نے ہونٹوں کو گولائی کی شکل دیتے سیٹی بجائی اور جھک کر صوفے سے ایک تصویر اٹھائی۔ دوسرے ہی پل عنفاء نے اس تصویر کا رخ نوفیل کی جانب کیا تھا۔ اس تصویر کو دیکھتے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ عنفاء کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہے تھے۔

جانتے ہو اسے؟ جانتے ہی ہو گے انسان اپنے گناہ کبھی نہیں بھولتا نوفیل لغاری۔" اس کے لہجے میں" حقارت سمٹ آئی تھی۔ وہ سن کھڑا ایک ٹک اس تصویر کو تک رہا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اپنی اس ہار جیت کی دوڑ میں تم نے بچوں کی زندگیاں ختم کر دی۔ یاد ہے کسوا اور ریبا۔ یاد ہیں وہ" معصوم کلیاں جسے ایک محبت کرنے والا باپ تمہیں سونپ کر گیا تھا اس آس پہ کہ تم ان کے لوٹنے تک بچیوں کی حفاظت کرو گے؟"عنفاء نے آنکھیں بند کی تو آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ لکیر بناتا چلا گیا۔ وہ بے آواز رو رہی تھی۔

★★★★

ماضی:

مارچ ۲۰۱۴

نوفیل لغاری اور ہاشم نور علی بہترین دوست اور بزنس پارٹنرز۔ وہ دونوں ایک دوسرے کیلیے بھائیوں سے بھر کر تھے تبھی ان کے بچوں کے درمیان بھی محبت بے مثال تھی۔ ہاشم نے نوفیل کو کبھی بڑے بھائی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔ سونے پہ سہاگہ دونوں خاندان ساتھ ساتھ ہونے کی بدولت آپس میں محبت اور آنا جانا بھی بے تحاشہ تھا۔ کسوا ہاشم علی اور یمان لغاری بچپن کے دوست ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی اور کلاس فیلو بھی تھے۔ دونوں اپنے دل کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ایک دوسرے سے کرتے تھے۔ بچپن کا ساتھ ہونے کی بدولت سکول کالج بھی ایک ساتھ ہی گزرا

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تبھی ان کی یہ دوستی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔کسوا لغاری ہر چیز میں پرفیکٹ تھی پڑھائی کھیل کود یہاں تک کہ چھوٹی سی عمر میں ہی اسے بزنس کی متعلق بہت اہم معلومات حاصل تھی جو یمان لغاری کو بھی معلوم نہ تھی اور یہی چیز نوفیل لغاری کو کھولاتی تھی کیونکہ ان کے نزدیک ان کے بعد پرفیکٹ ہونے کا حق صرف یمان لغاری کو حاصل تھا۔وہ عام بچوں کی نسبت بہت تیز تھی اور سب سے آگے تھی۔وہ شروع سے یمان کو کسوا سے آگے دیکھنا چاہتے تھے تبھی ان کے دل میں ہاشم کے خاندان کے خلاف کدورت آنے لگ گئی۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے بہت جلد میری بیٹی تم سے بھی آگے نکل جائے گی۔" یہ کہنے والے ہاشم" تھے۔نوفیل نے ایک کاٹ دار نگاہ یمان کے ساتھ ہنستی کسوا پہ ڈالی۔

انکل تو سب سے زیادہ خوش ہونگے کیونکہ میں نے تو انہیں اپنا آئیڈیل مانا ہے۔"کسوا کے چہرے پہ" وہی ازلی معصومیت تھی مگر نوفیل کو اسکی یہ معصومیت ایک آنکھ نہ بھائی۔

کسوا کی بدولت بزنس میں بہت اہم پروجیکٹس بھی ہاشم کا مقدر بننے لگے تھے اور نوفیل کے نزدیک اس چیز کا اختیار تو صرف اس کے پاس ہونا چاہیے تھا معاً ایک دن نجانے کیا سوچ کر انہوں نے قدم

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاشم کے گھر کی جانب بڑھائے۔ جانتے تھے وہ اور اسکی بیگم گھر موجود نہیں تبھی راستہ نہایت صاف تھا۔

دروازہ زور زور سے بجایا جا رہا تھا۔ کسوا نے ایک بیزار سی نگاہ بیڈ پہ سوئی ریا کی جانب ڈالی۔ وہ ہاشم کی ایک نہایت اہم میٹنگ کے پہلو پہ غور و فکر کر رہی تھی۔ دروازہ ایک بار پھر بجا تھا وہ بھاگتے ہوئے دروازے کی جانب آئی۔ دروازہ کھولتے ہی جو چہرہ اس کے سامنے نمودار ہوا وہ اسے مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

ارے انکل آپ۔ کیا یمان بھی آیا ہے۔" اس نے مسکرا کر پوچھا اور ان کی پشت پہ جھانکا مگر جواب" بھی ان کا چہرہ سنجیدہ ہی رہا۔

نہیں وہ نہیں آیا مجھے تم سے ایک نہایت اہم بات کرنی ہے۔" انہوں نے اسے اپنے حصار میں لیا اور" قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ عورت تو خود پہ اٹھنے والی نظر تک پہچان جاتی تھی یہاں تو پھر ان کے ہاتھ لگانے کا انداز عجیب تھا۔ وہ غیر محسوس انداز میں ان سے پیچھے ہٹی۔ لبوں کی مسکراہٹ سمٹی۔ آنکھوں میں خوف پھیلا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بابا ابھی گھر نہیں ہیں۔ آپ جب وہ آئیں تبھی آجایئے گا۔" وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولی۔ نوفیل" کے دماغ میں شیطان نے ڈیرہ جمایا تھا۔ انہوں نے سختی سے کسوا کے بازوؤں کو جکڑ لیا۔

تم اس پروجیکٹ کی فائل بنا رہی ہونا۔" انہوں نے کسوا کے بازو سہلائے۔ اسکی آنکھیں من من" آنسوؤں سے بھر گئی۔

پلیز مجھے چھوڑیں۔" وہ کسمسا کر بولی اور خود کو ان کی جارحانہ گرفت سے آزاد کروانے کی تگ ودو" کرنے لگی۔

یہ فائل تیار مت کرنا اگر تمہاری بدولت تم یا ہاشم مجھ سے آگے نکلا تو میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا" جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا اور اس سب کے بابت کسی کو مت بتانا ورنہ۔" انہوں نے جیب سے چاقو نکالتے اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ وہ خوف سے زرد پڑ گئی۔ نوفیل اسے جھٹکا دے کر صوفے پہ گراتے صدر دروازہ عبور کر گئے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔ باہر جاتے نوفیل کو دیکھ تیرہ سالہ ریبا پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔ آنکھوں اور ذہن میں جیسے یہ منظر فٹ ہو گیا تھا۔

ارے پاپا۔ آپ یہاں کہاں سے آرہے ہیں۔" یمان کی آواز پہ نوفیل کے چہرے پہ گھبراہٹ کا تاثر" پھیلا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بس یونہی۔ میں نے سنا تھا کہ کسوا تم سے دوستی ختم کرنا چاہتی ہے کیونکہ اب تم اسے اپنے معیار کے" نہیں لگتے۔ میں بس اس سے بات کرنے گیا تھا۔ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اداسی نہیں دیکھ سکتا نا میں۔" انہوں نے محبت سے اسے اپنے حصار میں لیتے اپنا آخری داؤ کھیلا۔ یمان کے چہرے پہ بے یقینی چھا گئی۔ وہ اب اس کے ذہن کے مطابق اسے کسوا سے مزید بدگمان کر رہے تھے۔ اس کے برعکس یمان کے چہرے کے تاثرات بگڑتے چلے جا رہے تھے۔

★★★★

کسوا نے نوفیل کی دھمکی کو سرے سے نظرانداز کرتے اس پروجیکٹ پہ پہلے سے زیادہ محنت شروع کر دی تھی۔ یہ پروجیکٹ جیتنا اب ہاشم سے زیادہ اسکا جنون بن چکا تھا۔ وہ کسی بھی حال میں اب نوفیل لغاری کو اسکی اوقات باور کروانا چاہتی تھی اور اس کی محنت اس وقت رنگ لائی جب وہ پراجیکٹ نوفیل کی بجائے ہاشم کے سپرد کیا گیا اور اس سب کیلیے کسوا خاص طور پہ آفس آئی تھی۔ آنکھوں میں جیت کا خمار لیے اس نے نوفیل کو دیکھا جو قہر برساتی نگاہوں سے اسے گھور رہے تھے۔ اس کے چہرے پہ فتح کی سرشاری تھی۔

اب مجھے اس پراجیکٹ کیلیے کراچی جانا پڑے گا تو ایسا کرنا کہ آپ دونوں نوفیل کے ہاں رہ لینا۔" ہاشم" نے کسوا کے بالوں کو محبت سے سنوارا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن بابا۔"کسوا نے انہیں ٹوکنا چاہا۔وہ انہیں نوفیل کی بابت بتانا چاہتی تھی۔"

بلکل ٹھیک سوچا تم نے۔ بھلا میرے ہوتے میری بیٹیاں کہاں جائیں گی۔ جہاں میں یمان کو سنبھال رہا ہوں وہاں یہ دونوں بھی سہی۔"نوفیل کی محبت بھری پکار پہ جہاں کسوا نے دانت پہ دانت جمائے وہی ریبا نے نا سمجھی سے ان کا ضرورت سے زیادہ میٹھا ہونا محسوس کیا تھا۔اسی رات ہاشم اور رقیہ دونوں کراچی کیلیے روانہ ہوئے تھے۔نوفیل ان دونوں کو لیتے سیدھا گھر آ گئے تھے۔کسوا کو لگا تھا کہ یمان اسے وہاں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے گا مگر اسکا سرد رویہ دیکھ وہ دل مسوس کر رہ گئی۔وہ نجانے کیوں اس سے اکھڑا اکھڑا سا تھا مگر یہ بات بھی اس پہ جلد ہی آشکار ہو گئی جب اس نے نوفیل اور یمان کی باتیں سنی وہ سراسر غلط باتیں بول کر یمان کو اس کے خلاف بھڑکا رہے تھے تبھی وہ اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

تم نے سپورٹس گالا کی تیاری کی۔"نوفیل کے جاتے ہی وہ لیپ ٹاپ استعمال کرتے یمان کے سر ہوئی۔اپنی بات نہ بنتے دیکھ اس نے ایک بار پھر ہمت کرتے اسے پکارا۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے۔"وہ بدتمیزی سے بولا۔کسوا کا دل چھناکے سے چکنا چور ہوا۔اس نے خفگی سے آنکھوں میں آنسو لیے یمان کے جھکے سر کو دیکھا مگر اس بے رحم کے دل

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں ذرا بھی رحم نہ آیا۔ وہ روتے روتے بھاگ کر نیچے لان میں آگئی۔ یمان نے کھڑکی کے پردے برابر کرنے چاہے مگر لان میں جھولے کے پاس کھڑی کسوا کو سردی میں کھڑا دیکھ وہ بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تبھی زور سے کھڑکی بند کرتے نیچے چلا آیا۔ تقریباً دس منٹ تک ان دونوں کے درمیان بحث چلتی رہی تھی مگر کسوا کی آخری بات پہ نجانے کیوں اسکا دل دھڑکا تھا۔ اس نے دل نے گواہی دی تھی کہ وہ کبھی اس کے ساتھ غلط نہیں کر سکتی۔ اس کے باپ کو لازماً غلط فہمی ہوئی تھی تبھی انہوں نے اسے کسوا کو ہرا کر خود جیتنے کی تلقین کی تھی۔ وہ اسے اس دوڑ میں ہارتا دیکھنے کے خواہش مند تھے مگر کسوا کی باتیں مسلسل اسکی سماعتوں میں کسی ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔

"اگر میں ہار گئی اور تم جیت گئے تو مجھے پھر بھی تمہاری جیت کی زیادہ خوشی ہوگی کیونکہ تم میرے سب سے بہترین دوست ہو۔"

"تم جانتے ہو نا کہ تمہیں آج کیا کرنا ہے۔ تمہیں کسوا کو کسی بھی حال میں ہرانا ہے تاکہ اسکا بھرم ٹوٹ سکے۔" اپنی باپ کی آواز پہ وہ جو زینوں کی جانب بڑھ رہا تھا ٹھٹھک کر رکا۔ اس نے آج تک اپنے باپ کی کسی بات سے اختلاف نہیں کیا تھا کیونکہ اسکی ماں کے جانے کے بعد نوفیل نے ہی اسے سنبھالا تھا مگر آج اسے کسوا کی خاطر یہ قدم اٹھانا تھا۔ وہ جو بلکل اپنے باپ کا پرتو تھا پہلی بار ہارنے کی سوچ بیٹھا

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔اس کا باپ یمان کا مقابلہ کسوا سے نہیں کر رہے تھے بلکہ خود اپنے بیٹے کی عمر کی لڑکی سے مقابلہ کرتے اس سے جیتنا چاہتے تھے۔یمان تو ان کیلیے فقط ایک مہرہ تھا اپنی جیت کا۔

نہیں پاپا۔میں کسوا کو ہارنے نہیں دوں گا۔یہ بات آپ جان لیجیے۔جب وہ میری جیت پہ خوش ہو سکتی ہے تو پھر میں کیوں نہیں۔دوستی کا بھرم تو کچھ مجھے بھی رکھنا چاہیے۔"اس نے اپنے باپ کے اپنے ذہن میں بھرے گئے خناس کو ایک لمحے میں قدموں تلے روند دیا تھا۔یمان کے لبوں پہ پر سکون مسکراہٹ نوفیل کو بری طرح بے سکون کر گئی تھی۔انتقام کا جذبے نے زور و شور سے سینے میں سر اٹھایا تھا۔یہاں بھی کیا وہ کسوا نامی لڑکی انہیں مات دے چکی تھی۔

★★★★

بچاؤ بچاؤ۔مجھے یہاں سے باہر نکالو۔"وہ کمرے میں گھپ اندھیرا ہونے کی بدولت بری طرح پینک کر رہی تھی۔ایک اندھیرے سے ہی تو اسکی جان جاتی تھی۔

تم اب تا عمر یہی قید رہو گی۔یہی تاریکی تمہاری زندگی ہے اب۔"آواز سفاکیت سے بھرپور تھی۔کسوا ٹھہر سی گئی۔نوفیل اپنی ضد میں اس حد تک گر سکتا تھا یہ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں میں مر جاؤں گی۔" وہ گھٹ گھٹ کر رو دی۔ سانس بری طرح اکھڑ رہا تھا۔ اس نے اپنی موت کو انتہائی نزدیک سے دیکھا تھا۔

"تم نے میرے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسے صرف تمہارے ہرانے کا ہی تو کہا تھا اس نے مجھے انکار کیا۔ اس نے اپنے باپ کو آئیڈیل بنانا تھا تمہیں کیوں پوجنے لگ گیا وہ۔ اب تم یہی سڑو کیونکہ وہ تو جیت چکا ہے۔ کسوا ہاشم علی تم نوفیل لغاری سے ہار چکی ہو۔" وہ اپنی شکست پہ بپھرے ہوئے تھے۔

"یہی رہو گی تم۔" وہ اسکی حالت سے بے پرواہ درشتی سے بولتے اسے وہی چھوڑ گئے۔ وہ گہرے گہرے سانس لیتے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔ آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھی۔ سانسیں تھم رہی تھی۔ ذہن کام کرنا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے اپنے ماں باپ کو یاد کیا تھا۔ نجانے وہ اب تک لوٹے کیوں نہیں تھے۔

"آپی آپ تم کہاں ہو۔ مما بابا۔ وہ یمان بھائی نے بتایا کہ مما بابا اب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ وہ چلے گئے ہمیں چھوڑ کر۔" ریا ہچکیوں سمیت روتے چیخ چیخ کر اسے بتاتے اسے تلاش کر رہی تھی۔ اندر دروازے سے پشت ٹکا کر بیٹھی کسوا نے یہ خبر سنتے تھک ہار کر آنکھیں موند لی۔ آنکھ سے بے مول آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا تھا۔ وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی بلک بلک کر رونا چاہتی تھی لیکن۔۔۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شخص پرفیکٹ کیسے تھا۔اس نے زندگی کی اس دوڑ میں ہمیشہ جیت حاصل کرنے کیلیے اپنوں کی جان لی تھی۔

وہ ہار جیت کی اس دوڑ میں حیوان بن چکا تھا۔

★★★

آپ کے گھر میں آپکی موجودگی میں یہ سب کچھ ہوا ایسا کیسے ممکن ہے بھلا۔آپ کے گھر میں اتنی" سکیورٹی ہوتی ہے۔"وہ نیوز اینکر چیخ چیخ کر اس سے سوال کر رہے تھے مگر اسکی نگاہیں پنکھے سے لٹکی کسوا کی جانب تھی جس نے خودکشی کرلی تھی۔کیا اس نے سچ میں خودکشی کرلی تھی اس نے اسکی کھلی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے سوچا۔یہ سب تو اس نے خود کو اس الزام سے بری کرنے کیلیے کیا تھا کہ کسوا کی موت ان کے گھر میں ہوئی ہے۔یہ سارا منظر اسی لیے بنایا گیا تھا تا کہ آنے والے کو ایسا محسوس ہو کہ کسوا ہاشم علی نے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کرلی ہے۔لوگ اسے اتارنے کی تگ و دو کر رہے تھے تبھی پنکھا ہولے ہولے حرکت کر رہا تھا۔وہاں سے ہوتے اس کی نگاہیں یمان کی جانب اٹھی وہ خالی نگاہوں سے کسوا کے چہرے کو تک رہا تھا ساتھ ساتھ اپنے حصار میں روتی بلکتی ریبا کو بھی سنبھال رہا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ عمر شاید ایسی ہوتی ہے کہ پڑھائی کے سٹریس کی بدولت بچے خود کشی۔ خیر بہت اچھی بچی تھی۔ پہلے" صرف سنا تھا کہ اچھے لوگ دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں مگر آج دیکھ بھی لیا۔ وہ افسوس کرنے والے "انداز میں بول رہے تھے۔

نہیں میری کسوا ہارنے والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ نہیں کر سکتی تھی۔ "اس لمحے نوفیل کو یمان اپنے حواسوں میں نہ لگا۔

پاپا میں نے کسوا کو ہار دیا اب کچھ بھی جیتنے کی خواہش باقی نہیں رہی۔ "وہ ان کے سینے پہ سر رکھے" پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔ ان سب کے منظر سے ہٹتے ہی روتی ہوئی ریبا نے نوفیل کو کسی سے بات کرتے سنا تھا۔ وہ کسوا کو پنکھے سے لٹکانے کی متعلق بات کر رہا تھا ساتھ ساتھ رقیہ اور ہاشم علی کو مارنے کی بابت بھی۔ مطلب اس سب کے پیچھے نوفیل کا ہاتھ تھا۔ وہ فون بند کرتے مڑے تو تھر تھر کانپتی ریبا کو دیکھ ٹھٹھکے۔ اس کے چہرے کی رنگت آخری حد تک سپید پڑ رہی تھی۔

"مم۔ میری آپی کو آپ نے مار دیا۔ میں یمان بھائی کو۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اے لڑکی رک۔" وہ وہی سے چلائے اور ایک جست میں اسے جالیا۔ اپنا بھاری ہاتھ اس کے لبوں پہ سختی سے جماتے وہ اس کا سانس روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ریبا کی آنکھیں ان کی گرفت میں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

اریب اسے سنبھالو اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک میں نہ کہوں۔ اپنے ساتھ لے جاؤ" اسے۔" وہ اپنے خاص آدمی کے بیٹے کو اسے تھماتے اندر چلے گئے۔ اس وقت انہیں صرف یمان کو سنبھالنا تھا۔ کچھ دیر تک وہ ریبا کو مکمل طور پہ فراموش کر چکے تھے۔

★★★★

حال:

وہ فق چہرے سمیت عنفاء کی جانب دیکھ رہے تھے جو انکشاف پہ انکشاف کر رہی تھی۔ ان کی پتھرائی نگاہیں عنفاء کے چہرے پہ جمی تھی۔ آہستہ آہستہ ریبا کے چہرے کے خدوخال ان کے ذہن کے دریچوں پہ نمودار ہونا شروع ہوئے۔ وہ اب کمینی سی ہنسی ہنس رہی تھی جیسے ان کی حالت سے حظ اٹھا رہی ہو۔ نوفیل کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے وجود کو کوئی کند چھری سے کاٹ رہا ہو۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کسوا پنکھے سے لٹکا دینے سے تم الزام سے بری الذمہ ہو گئے نوفیل لغاری۔ وہاں بھی تمہیں اپنی عزت" اپنے وقار کی پرواہ تھی۔ تمہیں تھا کہ کچھ دیر بعد کسوا کو آکر تم باہر نکال لو گے لیکن وہ اندھیرے کا فوبیا ہونے کی بدولت جان سے ہاتھ دھو بیٹھی اور میرے مما بابا ان کا کیا قصور تھا۔ تم نے انکی بھی جان لے لی۔ تم نے بیچ راہ میں ان کا ایکسیڈینٹ کروا دیا تاکہ وہ ایک حادثاتی موت کہلائی جائے نوفیل لغاری اور میں۔" وہ بولتے بولتے اذیت سے ہنسی۔

کیا لگا تھا میں مر گئی ہوں۔ اریب مجھے لے گیا اور آپ نے میرا کبھی پتہ نہیں لیا تو میرا اس دنیا میں" کوئی نہیں۔" وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے ہنسی۔

رکیں اصل مزہ تو ابھی باقی ہے۔" اس نے وہی کھڑے کھڑے کسی کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔ اندر" آنے والے شخص کو انہوں نے تعجب سے دیکھا۔ وہ ان کیلیے بلکل انجان تھا۔ انہیں تباہ کرنے والا کوئی اور حریف نہیں بلکہ وہی تھی جس کے خاندان کو اس نے اپنی انا کی تسکین کیلیے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

پہچانتے ہیں اسے۔ یہ اسی کی اولاد ہے جس کو آپ نے اوارڈ فنکشن میں دھاندلی کرنے کا کہا تھا۔ جو" اوارڈ میرے بابا کی نوعیت سے کسوا آپی کو ملنے والا تھا اسے اپنے نام کروانے کا کہا تھا لیکن اس آدمی نے نہیں کیا تو آپ نے انہیں بھی راستے سے ہٹوا دیا کیونکہ وہ آپکی کالی حقیقت سے آگاہ ہو چکا تھا۔ یہ اسی

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آدمی کا بیٹا ہے۔ پہچانیں اسے۔" نوفیل لغاری کے چہرے پہ نظر آنے والے زلزلے کے آثار اس کے جلتے دل پہ پھوار بن کر برسے تھے۔ وہ جو اتنے عرصے سے سکون کو ترس گئی تھی کیسا سکون تھا جو اس کے دل کو اتنے عرصے بعد میسر آگیا تھا۔ جس شخص نے اسے بے سکون کیا تھا سکون کی وجہ بھی اسکی تباہی بنی تھی۔

جس دن آپ نے مجھے اریب کو تھمایا اسی دن ہم دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سب کچھ شئیر کیا" تھا۔ اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔ جب اسے معلوم ہوا کہ میں بدلے کی آگ میں جل رہی ہوں تبھی اس نے بھی جال بچھانے کا سوچا اور ہم ایک نئی کہانی رقم کرنے چل پڑے۔ اس دن سے ہی میں بزنس کی دنیا میں ایسا نام بن کر ابھری کہ تم تو میرے گرویدہ ہو گئے۔ تم کسی بھی طرح مجھے حاصل کرنا چاہتے تھے کیونکہ تمہیں مجھ پہ دوسری کسوا دکھتی تھی جو اس بار ہاشم علی کو نہیں بلکہ تمہیں فائدہ دے سکتی تھی اور تم تو فائدہ اٹھانے والوں میں سے ہو۔ تمہارے گھر تک آنے کا سفر نہایت خوشگوار تھا میرے لیے۔ یہاں آکر تمہیں آہستہ آہستہ کمزور کرنا میرا پہلا شکار تھا وہ کمرے میں اندھیرا وہ پنکھے کا گھومنا وہ کسوا کی آواز میں فون وہ سب کچھ عابد دولت نے ہی سر انجام دیا اور ریمان۔ اس سے تو مجھے کوئی شکوہ نہیں۔ بہت اچھا تھا وہ۔ میں اسے بچا بھی لیتی مگر۔" اس نے اپنے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے ان کے مقابل آئی۔

"تم نے ہی تو کہا تھا جیت کی راہ میں جو بھی آئے اسے مار دینا چاہیے۔"

اس کی آواز بے حد کھوکھلی تھی۔ اس لمحے نوفیل کا وجود جھکڑوں کی زد میں تھا۔ ان کی حالت دیکھ وہ خوب محظوظ ہوئی۔

کوئی میڈل کوئی ٹرافی کچھ نہیں دیں گے کیا ڈیڈی۔ آخر کو کچھ کر کے دکھایا ہے میں نے آپکو۔" وہ ٹھہری۔ ایک تلخ اور کڑوی نگاہ سن کھڑے نوفیل پہ ڈالی۔

جیت جیت اور جیت۔ اس لفظ سے نفرت ہوتی ہے مجھے اب۔ تم نے اس جیت کے چکر میں ہماری "زندگیوں کو سیاہی کی جانب دھکیل دیا اور دیکھو ہاتھ تو تمہارے بھی ہماری طرح خالی رہ گئے۔

اعمالِ بد کی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھو گے تو آخری سیڑھی تک تمہیں وہ ذات کھینچ کر لائے گی اور جانتے ہو وہ سیڑھی حساب کی ہو گی۔

اب تمہاری یہی سزا ہے نوفیل لغاری کہ تم یہاں تنہا مرو۔ تمہارے پاس تمہارا اپنا کوئی نہ رہے۔ چلو" عنفاء۔" اریب نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے فاصلہ قائم کر گئی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم جاؤمیں آتی ہوں۔مجھے کچھ وقت اکیلے بیتانا ہے۔"اریب نے ذرا سا رک کر اسے دیکھا مگر پھر نجانے کیا سوچتے سر ہلاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی عنفاء نے پلکیں جھپک جھپک کر آنسوؤں کو اندر اتارا۔

مبارک ہو!ہار جیت کی اس دوڑ میں ہار تمہارا نصیب ٹھہری۔امید ہے اس ہار کو تم ضرور تسلیم کرو گے۔"اس نے یہ جملہ ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا تھا۔وہ خاموش کھڑے رہے۔اس لمحے وہ کچھ بولنے کے قابل ہی کہاں رہے تھے۔زبان ساتھ دینے سے انکاری تھے۔وہ جو لوگوں کی زبان جکڑ لیتے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج ان کی زبان جکڑی گئی ہو۔یمان لغاری تو اس دوڑ میں بے نام موت مارا گیا تھا اور وہ بے وجہ ہی ظالم ٹھہری تھی۔اصل مجرم تو اسکی نگاہوں کے سامنے تھا۔

تم ظالم بن گئے تھے یہ سوچے بغیر کہ۔۔"اس نے توقف کیا۔پلکیں اٹھائی اور سید ھانوفیل کی آنکھوں میں گاڑھی۔

کہ اگر دنیا کی ہر آنکھ اندھی بھی ہو جائے پھر بھی اللہ ہے جو سب دیکھتا ہے اور پھر جب وہ دکھاتا ہے" "تو انسان کسی قابل نہیں رہتا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماضی میں کیا گیا ہر گناہ اس کے یاد کے پردے پہ تازہ ہوئے تھے اور اس میں سب سے زیادہ دردناک موت کسوا کے حصے میں آئی تھی۔

تم نے میرے خاندان کو ختم کیا۔ میں نے تمہاری نسل ختم کر دی۔" وہ اس کے پاس جھکتے مردہ لہجے میں بولی۔ اس کا دل مردہ ہو چکا تھا۔ بس آنکھوں میں ایک ہی تاثر تھا سفاکیت کا۔ وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئے اور دونوں ہاتھ زمین پہ رکھتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگے۔

اس نے میری خوشی کی خاطر موت کو اپنے گلے لگا لیا۔" وہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا کر ہنسی۔ آنکھوں میں خالی پن کے سوا کچھ نہ تھا۔

واٹر فوبیا تھا نا اسے۔ اپنی اولاد کا ڈر تو دکھ گیا تمہیں۔ میری بہن کا کیا۔ اندھیرے میں اس نے پورے چوبیس گھنٹے کیسے بیتائیں ہونگے۔ کیسے اس نے اپنی سانسوں کو رکتے محسوس کیا ہو گا۔ تم نے اپنے بیٹے کی عمر کی لڑکی سے مقابلہ کیسے کر لیا نوفیل لغاری۔ تمہارا دل نہ کانپا۔" وہ بے رحمی سے اس کی ذات کے پرخچے اڑا رہی تھی۔

تم نے کسوا ہاشم علی کو مارا۔ میں نے یمان لغاری کو مار دیا۔ یہاں تو ہم دونوں میں کوئی فرق نہ رہا مگر ہم دونوں کے ظالم ہونے کا یہ فائدہ ہوا کہ اب اگلے جہاں بھی انہیں ہم جیسا کوئی بھی الگ نہیں کر پائے

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گا۔" نوفیل کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔ اس نے جیسے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیا تھا۔ وہ اب ایک الوداعی نگاہ ان پہ ڈال رہی تھی۔

زندگی کی اس دوڑ میں اب کون جیتا؟ ریاہاشم علی جیتی یا پھر یمان لغاری۔

لیکن اس سب کے بعد بھی وہ ہار گئی۔ اس نے یمان لغاری کو ہار دیا تھا۔

وہ جان نکالنے کے تمام طریقوں سے واقف تھی لیکن اس نے محبت سے جان نکالنا چنا تھا اور اس کی یہی محبت یمان لغاری کو آہستہ آہستہ نگل گئی تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے صدر دروازے کی جانب بڑھی لیکن جاتے جاتے وہ دونوں ہاتھوں میں یمان اور کسوا کی تصویر اٹھانا نہ بھولی تھی۔ نوفیل لغاری کی چیخیں پورے ل-غاری ہاؤس میں گونج رہی تھی۔ وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔ اپنی غلطیوں پہ اپنے گناہوں پہ اپنے بیٹے کیلیے رو رہا تھا وہ۔ عنفاء کے دل سے خون رسنے لگا تھا۔ قدموں کی رفتار میں تیزی آئی۔ اس نے نوفیل کو اونچی آواز میں فریاد کرتے سنا۔ یمان کے واپس لوٹنے کی فریاد۔

اس دوڑ میں جیت ہی اس کیلیے اسکی سب سے بڑی ہار ثابت ہوئی تھی۔

اس نے اب کی بار خود کو اندھادھند بھاگتے پایا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دل نے بہت دغا دیا تھا کہ تمہیں بچا لوں۔ تمہیں روکا بھی تھا مگر تم نے ہر چیز پہ میری خوشی کو فوقیت دے دی۔

اس دوڑ میں جیتنا اس کا جنون تھا مگر اسکا دل نجانے کیوں ہار کا تمنائی تھا مگر یمان نے اس کے جنون کو رائیگاں نہیں جانے دیا تھا اور وہ جیت گئی تھی۔

اس کی آنکھوں سے اب کی بار گرم سیال بہنے لگا تھا۔

تمہیں جیتتے ہوئے دیکھنا مجھے اپنی جیت سے بھی زیادہ پسند ہے۔

یمان کا محبوب لہجہ اسکی سماعتوں میں گونجا وہ بری طرح لڑکھڑائی۔ تصویر اسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچی مگر اس نے سختی سے اسے جکڑ لیا اور اسے کسی قیمتی متاعِ حیات کی طرح سمیٹ لیا۔

جب سے تم مجھے ملی ہو میں پرانے زخم بھولنے لگا ہوں۔ مجھے تم میں وہ دکھتی ہے۔

اس نے کیا کیا تھا اسے اس زخم سے رہائی دے دی تھی۔ اس کی جان لے لی تھی۔ اپنے محبوب کی ہی جان لے لی تھی۔ وہ اپنا دل چیر کر کس کو دکھاتی جس میں ازل سے ہی یمان لغاری کا بسیرا تھا۔ وہ ہر شخص کے گناہوں کی سزا صرف اسے ہی کیوں دے آئی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ارے ہماری زندگی میں آپ کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے پریٹی لیڈی۔ اس کا لہجہ یقین دہانی کرواتا تھا اور عنفاء کا دل بھی تو اسی لمحے اس کے اس جملے پہ ایمان لے آیا تھا۔

وہ میری پہلی اور آخری جیت ایسی تھی جس کا مجھے بے حد دکھ ہے۔

میری بھی یہ پہلی اور آخری جیت ایسی ہے جو مجھے جلد یا بدیر موت کی جانب دھکیل دے گی یمان لغاری۔ تم زہر بن کر میرے رگ رگ میں اتر چکے ہو اب یہ زہر جان نکال کر ہی دم لے گا۔

بس پاپا ایک بار گھر آجائیں۔ میں ان سے ہماری شادی کی بات کروں گا عنفاء۔

اس کا مسرت بھرا لہجہ اسکی سماعتوں میں گونجا۔ اگلے ہی لمحے اس نے بیچ سڑک پہ گھٹنوں کے بل گرتے خود کو اونچا اونچا روتے پایا تھا۔ یمان لغاری کا یاد آتا ہر جملہ اسے ایک نئ موت مار رہا تھا۔ اس کا دل کاٹ رہا تھا۔ اسکی روح کو چھلنی کر رہا تھا۔ اس کے دل میں یمان لغاری کی بابت سوچتے ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔

میں نے تمہارا ایمان تمہارے سپرد کر دیا کسوا۔ میں نے تمہارے حق میں ڈاکہ نہیں ڈالا۔ بس اس سے ایک فریاد کرنا کہ وہ عنفاء کو بھول جائے۔

وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی محبت کو قبر میں اتار چکی تھی اس سے زیادہ بے حس وہ نہیں ہو سکتی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے انتقام کو اپنی زندگی بنایا اور اس انتقام میں اس کے ہاتھ نہ جیت آئی نہ ہار بس ایک خسارہ تھا جو عمر بھر کیلیے اسکی ذات سے جڑ گیا تھا۔

وہ اپنی محبت کو منوں مٹی تلے دبا چکی تھی۔

بدلے کی آگ میں وہ سب کو فراموش کر چکی تھی بھلا بیٹھی تھی اور اب۔۔

دنیا کی اس بھیڑ میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو عنفاء (ریبا) کو یاد رکھتا۔

!اس کے نزدیک وہ جیت چکی تھی مگر کیا سچ میں وہ اس دوڑ میں جیت اپنے نام لکھوا چکی تھی

ہار جیت کی اس دوڑ کا اختتام ریبا ہاشم علی پہ لکھا تھا اور وہ یمان لغاری کو ہارتے خود بھی ختم ہو گئی تھی۔

★★★★

تمت بالخیر

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM